السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بارش کی وجہ سے اگر قبر گر جائے تو کیا قبر کو درست کیا جاسکتا ہے، اگر میت کو نکالنا پڑے تو کیا شرعاً اس کی اجازت ہے؟ کتاب و سنت کی روشنی میں جواب دیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر قبر گرنے سے آیندہ اس کے معدوم ہونے کا اندیشہ ہو تو اسے مرمت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ قبر کو برقرار رکھنا اور اس کی شناخت کے لیے اس پر پتھر وغیرہ رکھنا مشروع ہے، اس بناء پر مسمار شدہ قبروں کو درست کیا جاسکتا ہے، ضرورت پڑنے پر میت کو بھی قبر سے نکالا جاسکتا ہے۔ امام بخاری رحمة اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں ایک عنوان بایں الفاظ قائم کیا ہے ’’کیا کسی ضرورت کے پیش نظر میت کو قبر یا لحد سے نکالا جاسکتا ہے؟ پھر آپ نے وہ حدیث ذکر کی ہے کہ عبداللہ بن ابی منافق کو قبر میں داخل کرنے کے بعد دوبارہ نکالا گیا اور آپ نے اپنی قمیص پہنائی پھر اسے دفن کیا گیا۔[1] نیز حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اپنے والد گرامی کو دفن کرنے کے چھ ماہ بعد قبر سے نکالا اور دوسری جگہ پر دفن کیا تھا، ان کے صرف کان کا تھوڑا سا حصہ متاثر ہوا تھا، باقی جسم اسی طرح تھا گویا ابھی دفن کیا گیا ہو، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی اجازت لی ہوگی، کیونکہ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ تھے، پھر چھیالیس سال بعد حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد حکومت میں ان کی دوبارہ قبر کشائی کی گئی اور انہیں نکال کر کسی دوسری جگہ دفن کیا گیا، کیونکہ سیلاب کی وجہ سے قبریں مسمار ہوچکی تھیں نیز حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ وہاں پانی کا ایک چشمہ جاری کرنا چاہتے تھے۔[2]

بہر حال اگر میت کو دفن کیے ہوئے زیادہ عرصہ بیت گیا ہو تو میت کو نکالنے کے بجائے قبر کو ہی درست کر دیا جائے، عام طور پر دفن کے چھ ماہ بعد زمین میت پر اثر انداز ہونے کا آغاز کرتی ہے، اگر میت کے خراب ہونے کا اندیشہ نہ ہو تو اسے نکال کر کفن سے مٹی وغیرہ دور کردی جائے پھر اسے دفن کر دیا جائے، ایسا کرنا صرف جائز ہے ضروری نہیں، اس گنجائش کے باوجود ہمارا ذاتی رجحان یہ ہے کہ میت کو اپنی جگہ پر رہنے دیا جائے اور صرف قبر پر مٹی ڈال کر اسے درست کر دیا جائے، کیونکہ معلوم نہیں میت کس حالت میں ہو؟ ایسا نہ ہو کہ اسے نکال کر کسی دیگر پریشانی میں مبتلا ہو جائیں۔ (واللہ اعلم)

---

[1] صحیح بخاری، حدیث نمبر: ۱۳۵۱۔

[2] موطا امام مالک، کتاب الجہاد

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:3، صفحہ نمبر:173

محدث فتویٰ